حصہ دوم

سوال جواب ۱

تعارف

یہ نہیں ہے خدا کو پرواہ ایسے مومن کی،
کہ جو جبیں کی روح خواہ سیدہ اب تک
(- علامہ محمد اقبال)

عقیدہ آخرت کی اسلام میں بہت اہمیت ہے۔ عقیدہ آخرت کے اصول ہی عقیدہ آخرت کے بنیادی مجموعے ہیں ان میں یقین کرنا ہر مسلمان کا ایمان ہونا چاہیئے۔ مزید یہ کہ آخرت کے عقیدہ کی انسانی انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگی پہ گہرا اثر ہے۔

۲۔ عقیدہ آخرت کے لغوی معنی کیا ہے؟

عقیدہ آخرت کے لفظی معنی ہے، "ایک جہان سے دوسری جہان کا سفر"۔ یعنی عقیدہ آخرت کے معنی "دوبارہ زندہ اٹھ جانے" کے لگتا ہے۔

یہاں میں نکتہ آخرت کا لکھتا ہے،

تیرے دماغ میں ہو ابہام
تو کیا کیجئے
(- علامہ اقبال)

۳- عقیدہ آخرت کے اصطلاحی معنی کیا ہے؟

عقیدہ آخرت کے اصطلاحی معنی ہے کہ انسان کا ایک جہاں سے دوسری زندگی میں منتقل ہونا۔ یعنی انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور وہی انسان کی ابدی زندگی ہوگی۔

۴- عقیدہ آخرت کے پانچ بنیادی اصول

عقیدہ آخرت کے بنیادی اصول یہ ہیں:

(۱) مرنے پہ یقین رکھنا

مرنے پہ یقین عقیدہ آخرت کا پہلا اصول ہے۔ ہر انسان نے ایک دن مرنا ہے۔

حدیث مبارک ہے:
"بیشک موت انسان کا ایک
جہان سے دوسرے جہان کا
سبب ہے۔"
یعنی، ہر انسان کو مرنا ہے اور یہی
عقیدہ آخرت کا پہلا اصول ہے۔

ط) عالم برزخ پہ جانے کا یقین

ہر انسان نے مرنے کے
بعد عالم برزخ میں جانا ہے۔ ہر
انسان نے اپنی قبر کی تنہائی میں
اکیلے جانا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم ہے کہ

"نیک روحیں جنت میں جائیں
گی
اور بری روحیں اپنے مقام پہ۔"
یعنی، مسلمان کا مرنے کے بعد، عالم
برزخ پہ یقین ہونا لازمی ہے۔

ع) دوبارہ زندہ کیے جانے کا یقین

ہر انسان مرنے کے بعد

دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ مسلمان کو دوبارہ زندہ کیے جانے پر پورا پورا یقین ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

"جن کو دوبارہ زندہ کیے جانے پر شک ہے، ہم ان کی انگلیوں کے نشان بنانے پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔"

(القیامہ ۶-3)

یعنی، ہر انسان نے پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

d) دوسرا نظام احتساب: سزا اور جزا کا عمل

دوبارہ زندہ کرنے کے بعد ہر انسان نے اپنے اپنے عمل کا حساب دینا ہے۔ اچھے کاموں کا اچھا عمل اور برے کاموں کا برا نتیجہ دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

"جنہوں نے ذرا برابر بھی نیکی کی ہے انہیں ان کی جزا ملے گی اور

جنہوں نے ذرا برابر بھی گناہ کیا
انہیں اس کی سزا ملے گی۔
(الزلزال 12-11)

یعنی عقیدہ آخرت دوبارہ نظام کا حامی ہے۔

6) آخرت کی زندگی: ہمیشہ کی زندگی

مزید یہ کہ آخرت کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ وہی دائمی زندگی ہے۔

حدیث مبارک ہے:
اچھے کام کرو تاکہ ہمیشہ کی زندگی سنوار دو۔

مطلب یہ کہ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔

مرنے پہ یقین — عالم برزخ پہ یقین

عقیدہ آخرت

دوبارہ نظام احتساب — دائمی زندگی

دوبارہ زندہ کیا جانا

۷۔ عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات یہ ہیں:

۹) تسکین سکون کا ملنا

عقیدہ آخرت سے یقین انسان کی زندگی میں سکون لاتا ہے۔ انسان اپنی زندگی حقیقی معنوں میں جیتا ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بیشک! اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔"
(الرعد - ۲۸)

عقیدہ آخرت انسان کی زندگی میں سکون کا باعث ہے۔

ط) انسان کو نا امیدی سے نجات ملتی ہے

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کبھی بھی نا امید نہیں ہوتا بلکہ ہر وقت اللہ کی ذات میں پر امید رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

"نا امید مت ہو، جب کبھی تم پہ

مشکل وقت آئے، خدا سے

مدد مانگو۔"

(البقرہ۔ 2:153)

عقیدہ آخرت انسان کو نا امیدی سے

بچاتا ہے۔

٤) انسان کی زندگی میں صبر دیتا ہے

عقیدہ آخرت انسان کو

زندگی میں صبر دیتا ہے۔ ہر انسان پہ

مشکل وقت آتا ہے لیکن عقیدہ آخرت

انسان کو صبر دیتا ہے۔

جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝

"بیشک! ہر مشکل کے ساتھ آسانی

ہے۔"

یعنی عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان

صبر پا نا ہے۔

6- عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) انسانی مساوات کا عمل ہونا

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسانی مساوات عام ہوتی ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کو بھائی جانتے اور مدد کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے کہ

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

مزید خطبہ حجۃ الوداع کے وقت فرمایا۔

"نہ عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر فوقیت ہے، نہ کالے کو گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر فوقیت ہے۔ فوقیت صرف تقویٰ پر ہے۔"

یعنی عقیدہ آخرت انسانی مساوات کا
حامل ہے۔

ط) **حقوق العباد کا عمل میں ہونا**

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان
حقوق العباد پر عمل کرتا ہے کیونکہ
حقوق العباد ہی دراصل اسلام کا نام
ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے ہیں
"اسلام مجموعہ ہے حقوق اللہ اور
حقوق العباد کا"

عقیدہ آخرت یہ یقین حقوق العباد کو
فروغ دیتا ہے۔

ع) **نسل پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے**

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان
میں نسل پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ہر انسان
سب کو ایک جیسا سمجھتا ہے۔

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"مسلمان آپس میں بھائی ہیں،
ذاتیں، نسلیں اور قبائل تعارف

پہچاننے کیلئے بنائے گئے ہیں۔"

یعنی مقصد آخرت کی فکر سے نسل پرستی کا خاتمہ ہونا ہے۔

• **انفرادی زندگی پر اثرات**

↓

تسکین قلب

↓

نا امیدی سے نجات

↓

صبر کا عمل

• **اجتماعی زندگی پر اثرات**

↓

انسانی مساوات

↓

معقول اعتبار

↓

نسل پرستی کا خاتمہ

-7

خلاصۂ بحث

"انسان کی فلاح و بہبود ہے کہ سنوارے اپنی آخرت"

عقیدہ آخرت اسلام کا اہم جزو ہے۔ عقیدہ آخرت کے اصولوں کا انسانی زندگی پر گہرا اثر ہے۔ عقیدۂ آخرت کی وجہ سے انسان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کامیاب ہوتا ہے۔

سوال

جواب: مساوات

"اسلام انسان کو برابر حقوق فراہم کرتا ہے"

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے بنا کسی فرق اور تفریق کے انسان کو اس کے ساتھ برابر حقوق فراہم کیے ہیں۔ اسلام نے اقلیتوں کے حقوق پر بھی بہت زور دیا ہے۔ یعنی اقلیتوں کو اسلام میں جس اپنے حقوق حاصل ہیں۔

2- اقلیتوں سے کیا مراد ہے؟

اقلیتوں سے مراد ہے کہ جو لوگ کسی خطے میں باقیوں سے تعداد میں کم ہوتے ہیں۔

امام مستمدہ کے مطابق:

"اقلیت سے مراد تعداد میں کم ہونا ہے۔"

یعنی کم تعداد والے اقلیت والے کہلاتے ہیں۔

3- اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

1) زندگی کا حق

اسلام نے اقلیتوں کی زندگی کا تحفظ فراہم کیا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کا آپس کی زندگی کا حق ہے، ویسے ہی اسلام نے اقلیتوں کو زندگی کا حق بھی فراہم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جس نے ایک انسان کو ناحق قتل

کیا گویا اس نے پوری انسانیت
کا قتل کیا اور جس نے ایک
انسان کی جان بچائی گویا ساری
انسانیت کی جان بچائی۔"

(المائدہ 32:5)

اسلام نے اقلیتوں کی زندگی کا حق بھی
فراہم کیا ہے۔

(ii) مذہب کی آزادی

اسلام نے پوری عاقلیت کو
مذہب کی آزادی کا حق دیا ہے۔ اسلام
میں کوئی جبر نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"تمہارے لیے تمہارا دین اور
ہمارے لیے ہمارا دین۔"
(الکافرون 109:06)

یعنی اسلام نے مذہب کی آزادی کا
حق فراہم کیا ہے۔

(iii) برابری کا حق

اسلام نے اقلیتوں کو برابر حق
دیا ہے۔ یعنی اقلیتوں کو بھی

دوسرے انسانوں کی طرح برابر دیکھا جائے گا۔ اسلام نے بغیر کسی فرق کے اقلیتوں کیلئے بھی مساوات کا سبق دیا ہے۔

قرآن مجید میں ہے،

"ہم نے انسان کو ایک روح سے پیدا کیا ہے۔"

(النساء 4:1)

یعنی اقلیتوں کو بھی مساوات کے دائرے کا حق حاصل ہے۔

(7) عزت کے تحفظ کا حق

اس کے علاوہ، اسلام نے اقلیتوں کو عزت کے تحفظ کا حق بھی فراہم کیا ہے۔ ایک انسان کی عزت دوسرے انسان کی عزت کے برابر ہے۔

"تم زمین والوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو،
اللہ تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔"

(حدیث مبارک)

یعنی اقلیتوں کو بھی عزت کا تحفظ
دیا گیا ہے۔

۷) تعلیم کا حق

اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ
اقلیتوں کا تعلیم حاصل کرنا بھی حقائق
میں شامل کیا ہے۔ اسلام نے ہر انسان
کو تعلیم کا برابر حق فراہم کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جاننے والے اور نا جاننے والے
کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔"
(الزمر ۳۹:۰۹)

یعنی، تعلیم کا حق اقلیتوں کو بھی
حاصل ہے۔

۸) انصاف کا حق

اللہ تعالیٰ نے اقلیتوں کے لئے
بھی انصاف پر زور دیا ہے۔ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف برابر کیا
جائے سب میں۔ جیسا کہ
اللہ فرماتے ہیں،
لوگوں کے درمیان انصاف

سے ساتھ فیصلہ کرو۔"

(النساء۔ 4:58)

یعنی اقلیتوں کو بھی انصاف کا برابر حق حاصل ہے۔

(vii) **مذہبی عبادات اور جگہوں کا تحفظ**

اسلام نے اقلیتوں کو ان کے عبادت گاہ کا تحفظ بھی فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت گاہوں کو بھی تحفظ فراہم کیا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

"اے انسان! عبادت گاہوں اور گرجا گھروں کو تباہ نہ کرو۔"

(القرآن۔ 22:40)

یعنی اسلام نے اقلیتوں کی عبادت گاہوں کو بھی تحفظ فراہم کیا ہے۔

(viii) **سیاسی حق**

اسلامی ریاست نے سب سے پہلے اقلیتوں کو سیاسی حق بھی فراہم کیا ہے اقلیتوں کو بھی ان کے 'vote' کا حق حاصل ہے۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں

مدینہ کی ریاست میں یہود کو
بھی مسلمانوں کی طرح سیاسی معاملات
میں حق حاصل تھا۔"
یعنی اسلام نے اقلیتوں کو بھی سیاست
میں حق دیا ہے۔

9- معاشی آزادی کا حق

اسلام نے اقلیتوں کیلئے بھی
معاشی آزادی کا وہی حق رکھا ہے
جو مسلمانوں کیلئے۔ وہ اپنی مرضی کا
کوئی بھی کاروبار کر سکتے ہیں سوائے
شراب وغیرہ کے۔

10- قانونی حق

اسلام نے اقلیتوں کو بھی قانونی
حق دیے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح
اقلیت والے بھی قانون چلا سکتے ہیں
لیکن اسلامی اصول کے مطابق
"پاکستان کی تاریخ میں دو
چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اقلیت
سے رہ چکے ہیں۔"
یعنی اسلام نے اقلیتوں کو قانونی
حق بھی دیا ہے۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

↓

زندگی کا حق

↓

مذہب کی آزادی

↓

برابری کا حق

↓

عزت کا تحفظ

↓

تعلیم کا حق

↓

انصاف کا حق

↓

سیاسی حق

↓

عبادت گاہوں کا تحفظ

↓

معاشی آزادی

↓

قانونی حق

CamScanner

۱۔ خلاصہ بحث

ہم نے اولادِ آدم کو عظمت عطا کی

(بنی اسرائیل: 70)

اسلام نے اقلیتوں کو بہت سارے حقائق دیے ہیں۔ اقلیتوں کو اسلام میں وہی حقائق حاصل ہیں جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے ہیں یعنی اقلیتوں کو اسلام نے پورے اور برابر حقائق دیے ہیں۔

سوال ۶

جواب ۱۔ تعارف

"مفلسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے۔"

حدیث مبارک

ہر معیشت کے نظام کے کچھ مسائل ہیں اور ہر معیشت کو تشکیل کرنے کے کچھ طریقے بھی ہیں۔ لیکن اسلام کا معاشی نظام ایک بہترین معیشت کا حامل ہے۔ یعنی اسلام معیشت کا بہتر ڈھانچہ مہیا کرنا ہے۔

2۔ اسلام کا معاشی نظام
حصول رزق حلال عبادت ہے۔

اسلام کا معاشی نظام معیشت کا بنیادی خاصہ ہے جس میں اسلام کا معاشی نظام اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں سے وابستہ ہے اور بنیادی اسلام کے معاشی نظام کی کارکردگی میں بیان ہے نبی کی سنت میں یعنی اسلام ایک بہتر معاشی نظام ترتیب دیتا ہے۔

BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION SHAHEED BENAZIRABAD

3۔ اسلام کے معاشی نظام کے اصولوں کی روشنی میں معیشت کی بہتری

اسلام کے معاشی نظام کے اصول مندرجہ ذیل ہیں:

1) حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے

اسلام سب سے پہلے خداوند اللہ پاک کی ذات کو دیتا ہے یعنی جو بھی اس کائنات میں ہے ان سب کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

CamScanner

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
"جو کچھ زمین اور آسمان میں
ہے، سب اسی کا ہے۔"
(البقرہ ۔ ۲:۲۸۹)

یعنی اسلامی معیشت کا سب سے پہلا
اصول، اللہ کی قدرت پر یقین سے
شروع ہوتا ہے۔

۲) زمین پر حکمران اللہ کا نائب ہے

اسلامی معیشت میں حکمران
کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے یعنی اسلام
نے نائب کے ذمے عدل و انصاف سے
صاف نقل اور ریاست کی ذمہ داری
پوری کرنے کا ذمہ سونپا ہے۔

"اپنے حکمران کی تکریم کرو، وہ زمین
پر خدا کا نائب ہے۔"
(البقرہ ۔ 2:32)

یعنی، حکمران کے ذمے اسلامی معیشت
کے اصول کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

۳) رزق کی فضیلت

اسلامی معیشت میں رزق کی

فضیلت صاف ظاہر ہے۔ اسلام نے معیشت میں بعض رزق کو بعض پر فوقیت دی ہے۔

"انسان کیلئے وہی ہے جس کا سعی کوشش کی ہے۔"
(النجم: 39)

یعنی، معیشت محنت کا پہیہ ہے۔

۶) حلال ذرائع کا استعمال

اسلامی معیشت حلال ذرائع کو فروغ دیتی ہے۔ اسلام میں حلال رزق کی برکت اور خوشحالی بیان ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
"اے لوگو! زمین میں سے حلال پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔"
(البقرہ 2:168)

یعنی، اسلامی معیشت نے حلال رزق کے ذرائع کی تلقین کی ہے۔

۷) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

اسلامی معیشت ذخیرہ اندوزی کی منع کرتا ہے۔ یعنی دنیا میں سب

سے پہلے اپنے لوگوں کو خوراک
مہیا کرے نہ کہ اپنے ذخیرہ کرے۔

حدیث مبارک ہے کہ
"بخل جہنم میں لے جائے گا۔"

اسلامی معیشت نے ذخیرہ اندوزی
کی حوصلہ شکنی کی ہے۔

(4 فی سبیل اللہ کے کاموں میں خرچ کرنا

کرو مہربانی تم اہل زمین والوں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر
(علامہ اقبال)

اسلامی معیشت کو اللہ کے کاموں اور
راستے میں لوگوں پہ خرچ کیا جائے۔
اسلامی معیشت ایک سنہری اصول
بیان کرتی ہے کہ بانٹنے سے اضافہ
ہوتا ہے۔

(5 حرام کی ممانعت

اسلامی معیشت نے حرام کی
ممانعت کی ہے۔ اسلام میں حرام
کو گناہ میں شامل کیا ہے اور زوال
کا سبب بنایا گیا ہے۔

قرآن میں فرمان باری تعالیٰ ہے،
"سود دوگنا کر کے نہ کھاؤ۔"
(آل عمران: ۱۳۰)
بیان: معیشت کو سود سے پاک رکھا جائے۔

۱۳) دولت کی گردش کا خاتمہ

اسلامی معیشت نے دولت کی گردش کا خاتمہ کرنے کے بھی اصول بنائے ہیں۔ اسلام میں دولت کی گردش کو روکنے کیلئے زکوٰۃ کے اصول بنائے ہیں۔

"اسلامی حکومت کا سربراہ، طاقت کے زور پہ بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔"

"حضرت ابوبکرؓ کے دور میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جہاد کیا گیا۔"
بیان: اسلامی معیشت زکوٰۃ کے ذریعے دولت کا خاتمہ کرنے کے اصول بھی سکھاتی ہے۔

4. اسلامی اصولوں سے معیشت کی بہتری

اسلامی معیشت نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ مزید یہ کہ اسلامی معیشت میں غریبوں کے لیے بھی زکوٰۃ لازم کی گئی ہے۔ تاکہ معاشی بحالی ہو سکے۔

"اسلامی ریاست زمینی پیداوار پر 20 فیصد زکوٰۃ دے گی۔"

مزید یہ کہ اسلامی معیشت کے اصولوں میں غربت، بیروزگاری، چوری وغیرہ کا خاتمہ ممکن ہے۔

5. خلاصہ بحث

"معیشت کے معاملے میں بھی میانہ روی اختیار کرو۔"

اسلامی معیشت کے سنہری اصول بنائے ہیں۔ جن کی مثالیں تاریخ میں مدینہ کی ریاست اور صحابہ کے دور سے واضح ہیں۔ مزید یہ کہ اسلامی معیشت کے اصول معیشت کو بہتر کرنے میں کارآمد ثابت ہیں۔ بلاشبہ اسلامی معیشت کے اصول

اپنا کر معاشرت کو بہتر کیا جا سکتا ہے

سوال 8
جواب 2 ؛ 1 تعارف

مشاورت کا فروغ
کامیابی کا اصول کیسے؟

اجماع کی اسلام میں بہت اہمیت واضح ہے۔ اجماع کی بنیادی اہمیت قرآن اور سنت سے واضح ہے۔ صحابہ کے دور میں بھی اجماع کو فروغ دیا گیا۔ اجماع بہت اقسام کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ بلکہ اجماع کی اسلام میں واضح اہمیت ہے۔

2 اجماع کے لفظی معنی

اجماع عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہے "متفق ہونا"۔ یعنی کسی مسئلے معاملے پہ متفق ہونا اجماع کہلاتا ہے۔

3- اجماع کے اصطلاحی معنی

اسلام میں اجماع سے مراد ہے کہ کسی بھی مذہبی مسئلہ پہ متفق

ہوتا۔ اسلام میں مذہب کے معاملے علماء کرام کی زیر نگرانی میں متفق رائے سے مسئلہ حل کرنا اجماع کہلاتا ہے۔

14۔ اجماع کی اہمیت: قرآن اور سنت کی روشنی میں

اجماع کی بنیاد بھی قرآن کی روشنی میں شروع ہوتی ہے۔

"مسلمان آپس میں کسی بھی بات پر اجماع کر سکتے ہیں۔"
(القرآن)

حدیث مبارک سے واضح ہے کہ

"اگر آپ کو قرآن و سنت میں حکم نہ ملے تو اجماع کیا کرو۔"

یعنی، اسلام میں اجماع کی واضح اہمیت ہے۔

15۔ حضرت ابوبکر کے دور میں اجماع کا فروغ

حضرت ابوبکر کے دور میں بھی اجماع کی واضح مثال ملتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب قرآن اکٹھا

کرنے کا مشورہ دیا تو آپ نے باقی صحابہ کے ساتھ اجماع کیا اور قرآن کی لکھائی شروع کی گئی۔

"بہت سے صحابہ کی شہادت سے حضرت عمر نے زمین میں قرآن اکٹھا کرنے کا خیال آیا، جس پہ حضرت ابوبکر نے اجماع کیا۔"

بلکہ صحابہ کے دور میں بھی اجماع کا مروج تھا۔

ج۔ اجماع کی اقسام

اجماع کی اقسام مندرجہ ذیل بیان ہیں:

- اجماع غیر سقوط
- اجماع ← اجماع سقوط
- اجماع علماء

i) اجماع غیر سقوط

غیر سقوط سے مراد ہے "خاموشی نہ رہنا"۔ اجماع غیر سقوط کا مطلب ہے کہ کسی معاملے پر سب کی رائے اظہار لینا۔ یعنی اسلام میں زبان سے رائے دینا اجماع غیر سقوط کہلاتا ہے۔

ii) اجماع سقوط

سقوط سے مراد ہے "خاموشی"۔ اجماع سقوط کا مطلب ہے کسی معاملے پر خاموشی اختیار کرنا۔

"خاموشی نیم رضا ہے۔"

(حدیث مبارک)

اسلام میں اجماع سقوط بھی رائے میں شامل ہے۔

iii) اجماع علماء

اجماع علماء کا مطلب ہے کہ کسی بھی مسئلے پر علماء کا ایک ہونا۔ یعنی کسی مسئلے کی رائے میں علماء کا اظہار رائے ایک بات پر متفق ہونا اجماع علماء کہلاتا ہے۔

7 خلاصہ بحث

"موجودہ دور میں اجماع کی ضرورت ہے۔"

اجماع سب کی رائے اظہار سے متفق ہونا ہے۔ اجماع کی اسلام میں قرآن اور سنت میں بہت واضح اہمیت بیان ہے۔ اجماع کبھی بھی ختم نہیں کی جا سکتی ہے جیسا کہ اجماع سکوتی یعنی اجماع ایک اہم پہلو ہے۔

سوال 3 8

جواب 1: تعارف

"علم انسان کی تیسری آنکھ ہے۔"

(حدیث مبارکہ)

اسلام میں علم کی بہت اہمیت ہے۔ اسلام نے علم حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے اور علم حاصل کرنے والے کا درجہ سب سے اونچا ہے۔ یعنی، علم حاصل کرنا اسلام میں اہم ہے۔

2. اسلام میں تعلیم کی اہمیت

اسلام میں تعلیم کی اہمیت
یوں بیان ہے

(i) علم کی تلاش عبادت میں شمار

علم کی تلاش اسلام میں
عبادت میں شمار کیا جاتا ہے
تعلیم حاصل کرنا اسلام میں بہت
اہم ہے۔

1. عالم کی سیاہی شہید کے خون
سے بھاری ہے۔
حدیث مبارک

یعنی اسلام میں تعلیم کی واضح اہمیت
ہے۔

(ii) علم کی تلاش خدا سے ملاتی ہے

اسلام میں تعلیم پر اس لیے
بھی زور دیا گیا ہے کہ علم کی طلب
انسان کو برائی اور بھلائی سے
آگاہ کرتی ہے۔ یعنی تعلیم حاصل
کرنے سے انسان صحیح راستہ

کے ذریعہ اللہ سے ملتا ہے مطلب
اس کے احکامات کا پابند بنتا ہے۔

ربِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

ترجمہ! اے اللہ! میرے علم میں
اضافہ فرما۔"

یعنی، علم اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ
ہے۔

(iii) علم حاصل کرنا سب پر فرض ہے

اسلام نے علم حاصل کرنے پہ
بہت زور دیا ہے۔ اسلام میں مرد اور
عورت اور اقلیتوں کو بھی تعلیم
کا برابر حق دیا ہے۔

حدیث مبارک ہے،
"علم حاصل کرنا ہر مسلمان
مرد اور عورت پر
فرض ہے۔"

یعنی علم کی برابری کا بھی اس کی اہمیت
کو اجاگر کرتی ہے۔

3- عالم کا درجہ بلند ہے

اسلام نے عالم کا درجہ سب

سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ عالم کا درجہ باقیوں سے اونچا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے،

"جاننے والے اور نہ جاننے والے کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔"

(الزمر 39:9)

یعنی اسلام میں تعلیم کا درجہ اور اس کی اہمیت واضح ہے۔

۶۔ خلاصہ بحث

"علم حاصل کرو پیدا ہونے سے مرنے تک۔"

(حدیث مبارک)

اسلام میں تعلیم کا نمایاں حق ہے۔ تعلیم کی اسلام میں کتنی اہمیت بیان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ یعنی اسلام میں تعلیم کی بڑی واضح اہمیت ہے۔